بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ / ہفتہ ۱۰ شعبان ۱۴۰۴ھ ۱۲ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء / نمبر ۱۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ہجرت / مئی ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

قلب اور ضعف کی وجہ سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے

احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے

دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو یہ سب نادانیاں ہیں

"تم راست باز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لیے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا اور دنیا کی مستیوں اور لذّتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رُو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنّم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ پس جبکہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دُنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزّت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔"

("کشتی نوح صفحہ ۲۳-۲۴)

● میری ہمشیرہ عزیزہ بشیرہ صدیقہ بیگم (مغل پورہ ۔ لاہور) انتہائی طور پر تشویش کی مرض میں مبتلا ہے۔ دو بڑے اپریشن ہو چکے ہیں۔ تین چار روز تک تیسرا ہونے والا ہے۔ ہمارا شافیٔ مطلق آسمانی آقا بجز وعدہ کی مستثنیات کے ہر امر پر قادر ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاص فضل فرمائے اور ہمشیرہ کو صحت و سلامتی سے ہمکنار کرے آمین۔ بشارت الرحمٰن ایم۔ اے

● برادرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی ان دنوں بیمار ہیں اور مزید چیک اپ کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب سلسلہ کے مخلص کارکن ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی اور صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے
بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف

اللہ بہت برکت دیگا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دیگا۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۰ شعبان ۱۴۰۴ھ
۱۲ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

کامیابی سے ہمکنار کرنے والی صفت

انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود کسی ناگوار یا اشتعال انگیز بات کو برداشت کرنا اور نہ صرف یہ کہ قصوروار سے کوئی تعرض نہ کرنا بلکہ جواب میں رفق اور ملائمت سے پیش آنا۔ اسے عربی میں حلم اور اردو میں بردباری کہتے ہیں۔ یہ صفت سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہے اور پھر اس کے مبعوث کردہ رسولوں میں کیونکہ وہ صفات الٰہیہ کے مظہر ہوتے ہیں۔ پھر وہ اس صفت سے اپنے متبعین کو بھی متصف کرتے ہیں ان کے متبعین کا اس صفت سے بطور خاص متصف ہونا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ یہ صفت خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے رحم و فضل کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کا رحم و فضل ہی ہوتا ہے جو انہیں اشاعت و غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حلیم ہونا اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ ہر چند کہ اسے ہر قدرت و طاقت حاصل ہے اور اگر وہ چاہے تو اپنے بندوں کی نافرمانی پر فوری گرفت کر کے انہیں ان کے کئے کی سزا دے ڈالے اور انہیں تلافیٔ مافات کی مہلت ہی نہ ملے لیکن وہ قدرت رکھنے کے باوجود چشم پوشی اور درگزر سے کام لیتا ہے اور فوری طور پر گرفت نہیں کرتا۔ اپنی صفت حلم کے ماتحت وہ انہیں مہلت پر مہلت دیئے جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اس نے اپنے حلیم ہونے کا بار بار ذکر کیا ہے۔ کہیں فرمایا ہے کہ اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (یعنی اللہ بہت بخشنے والا اور حلیم ہے) کہیں بدلائل باور کرایا ہے وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا (یعنی اللہ بہت جاننے والا اور بہت سمجھ بوجھ سے کام لینے والا ہے) اور کہیں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ (یعنی اللہ مستغنی اور تحمل والا ہے) لیکن ساتھ ہی خبردار فرمایا کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی صفت حلم سے غلط رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ انہیں اس کی خشیت اختیار کر کے نافرمانی سے بچنا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۳۶)

ترجمہ:- اور جان لو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ اسے جانتا ہے۔ پس تم اس بات سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا اور بردبار ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم آیت ۵) کی رو سے اخلاق کے انتہائی بلند مقام پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو مبعوث ہی اخلاق حسنہ کی تکمیل کی غرض سے کیا تھا جیسا کہ خود آنحضورؐ اپنے ارشاد اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ سے ظاہر ہے۔ جہاں آپؐ نے دیگر اخلاق فاضلہ کا نہایت درجہ حسین و جمیل نمونہ پیش فرمایا وہاں حلم اور بردباری کا ایسا دل موہ لینے والا نمونہ آپؐ کے وجود باجود میں دنیا کے سامنے آیا کہ اپنے تو پھر اپنے ہی تھے خطرناک سے خطرناک دشمن بھی رام ہوئے بغیر نہ رہے۔ پھر آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو بھی حلم اور بردباری کی صفت سے ایسا متصف کر دکھایا کہ وہ بھی آپؐ ہی کی طرح قریش مکہ کے انسانیت سوز مظالم کو نہ صرف صبر سے برداشت کرتے چلے گئے بلکہ باوجود قدرت رکھنے کے انتقام کے جذبہ کو کبھی ابھرنے ہی نہیں دیا اور ہمیشہ درگزر سے کام لیا۔ وہ کیوں نہ حلم کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بار بار انہیں یہی نصیحت فرماتے تھے کہ مخالفوں کے مظالم پر نہ صرف یہ کہ صبر کریں بلکہ درگزر سے کام لیں اور انتقام کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ مثال کے طور پر ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو کشتی میں پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت طیش میں نہ آئے بلکہ اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری کتاب الادب)

پھر ایک اور موقع پر فرمایا کہ جو شخص انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود غصہ کو ضبط کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سب کے سامنے بلا کر انعام خاص کا مستحق ٹھہرائے گا (ترمذی ابواب البر والصلہ)

ان آیات اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حلم بہت اعلیٰ درجہ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کی طرف سے کی جانے والی زیادتیوں اور مظالم پر نہ صرف یہ کہ صبر کرتے ہیں بلکہ درگزر سے کام لیتے ہیں۔ اور انتقام کا خیال بھی دل میں آنے نہیں دیتے۔ وہ انہیں اپنی تائید و نصرت اور اعزاز و اکرام سے نوازتا ہے اور انہیں فتح یاب کرتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی ہمیں اپنے آپ کو حلم کی صفت سے بطور خاص متصف کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ہم سیدنا حضرت اقدس کے بعض ارشادات میں سے چند ارشادات بطور نمونہ یہاں درج کر کے اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

(۱) "کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم، نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے بھیڑیے ہیں، بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔"
(کشتی نوح)

(۲) "تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابلہ میں تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے اوپر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔"
(ازالہ اوہام ص ۳۲۵)

(۳) "جب تک (اخلاق میں) تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔"
(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۲۸)

(۴) "گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی بار بار تاکید فرمائی ہے
(ناطویت المسائل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب کی ایک مثال

نیشنل کونسل آف چرچز کی نئی بائیبل

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب - امریکہ

بائیبل کی کہانی بھی بڑی عجیب ہے ایک طرف اس کے ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے القاء شدہ ہے۔ دوسری طرف یہ واضح ہے کہ یہ کتاب انسانی دستبرد سے محفوظ نہیں رہی۔ اصل کتابیں اگر کبھی تھیں تو مرورِ زمانہ سے ان کا کوئی نام و نشان نہیں۔ اور جو کتابیں اس وقت ہیں وہ تحریف و تبدل کا شکار ہو گئی ہیں۔ چرچ کے سربرآوردہ افراد یہ فیصلہ سو سویں صدی عیسوی میں کر چکے تھے کہ اب کوئی بات بائیبل میں نہ شامل کی جائے اور نہ کوئی بات اس سے نکالی جائے اور کم از کم اب اسے ایک مکمل کتاب کا درجہ دیا جائے۔ لیکن یہ صورت بھی قائم نہیں رہی اور عیسائیوں نے جہاں چاہا اسے بدل دیا۔

بائیبل کے عیسائیوں ہی کے ہاتھوں بدلے جانے کی ایک بنیادی وجہ تو یہی ہے کہ اس کا کوئی اصل نسخہ محفوظ نہیں اور جس طرح زمانہ کے حالات بدلے اس زمانہ کے مقتدر عیسائی حضرات نے بائیبل کو اپنے اس زمانے کے رنگ میں دیکھنے کے لئے اس میں تبدیلی کر دی یا جن عبارات کی انھیں سمجھ نہیں آئی۔ انھیں سرے سے نکال دیا۔ اگر یہ فی الواقعہ عیسائیوں کے بقول کلامِ الٰہی تھا تو انھیں اسے اصل صورت میں محفوظ رکھنا چاہیئے تھا۔ اور اس میں ردّ و بدل کی نوبت نہیں آنی چاہیئے تھی لیکن ایسے لگتا ہے کہ عیسائی خود بدلتے نہیں بلکہ جب اور جس طرح چاہیں بائیبل کو بدل دیتے ہیں۔ جس کتاب کا یہ حال ہو اس کے ماننے والے کس طرح اپنی روحانیت کو تقویت پہنچا سکتے ہیں۔ جبکہ انھیں معلوم ہے کہ آج کی بائیبل خدا کے نازل شدہ الفاظ میں نہیں بلکہ لوگوں کی سمجھ بوجھ میں ڈھل چکی ہے اور اس طرح روحانی راہنمائی سے قاصر ہے۔

پچھلے سال ریڈرز ڈائجسٹ ادارے کی طرف سے ایک بائیبل محنتِ شاقہ کے نتیجے میں شائع ہوئی تھی جسے ایک مسلسل ناول یا کہانی کا رنگ دیا گیا۔ بائیبل کے بیرونی خطیب کو ریسورچ ڈوبنے کا منظر دکھایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید عیسائیوں کو خود اقرار ہے کہ اب عیسائیت کا سورج غروب ہو رہا ہے۔

یہ نئی بائیبل جس کا ذکر بیان کیا جا رہا ہے وہ حال ہی میں نیشنل کونسل آف چرچز کی طرف سے شائع کی گئی ہے اور اس بائیبل کا اخبارات ٹیلی وژن پر بہت چرچا کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ:-

"اس بائیبل نے بنیادی عقائد پر کاری ضرب لگائی ہے۔"

لیکن اس بائیبل کی اشاعت سے یہ بالکل واضح ہے کہ کس طرح ایک مذہبی روحانی کتاب انسانی ہاتھوں اور آج کے دور کی ذہنیت کی نظر ہو گئی۔ امریکہ میں یہ چرچا عام ہے کہ مرد اور عورت برابر ہیں اور عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ اس پس منظر کے ساتھ اس نئی بائیبل کو ایک لحاظ سے عورتوں کو خوش کرنے کے لئے شاید عورتوں کی بائیبل کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

معروف رسالہ "نیوز ویک" شمارہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء نے لکھا ہے کہ:-

"شروع شروع میں مردوں نے بائیبل کی تخلیق کی اور اسے اپنے رنگ میں ڈھالا۔ خدا باپ اور خدا بیٹا کی اصطلاحات بائیبل میں استعمال کیں لیکن پچھلے ہفتے نیشنل کونسل آف چرچز نے مردوں کی اس اجارہ داری کو ختم کر دیا ہے اور ایک ایسی بائیبل شائع کی ہے جس میں صنفِ نازک کی کمتری اور مردوں کی برتری کو مساوی کر دیا ہے اور وہ اس طرح کہ جس صیغے سے مرد ذات کا احتمال ہوتا تھا اسے نکال دیا ہے اور مذکر و مونث کے تفاوت کو مٹانے کی کوشش کی ہے۔"

مثال کے طور پر سب سے پہلی دو لفظ گاڈ (GOD) پر پڑی ہے۔ گاڈ۔ خدا لارڈ کو ہمیشہ ایسے صیغے سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس سے خدا کا مذکر ہونا ظاہر ہوتا ہے اسلئے اس نئی بائیبل میں خدا کو مذکر و مونث دونوں ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض خواتین کی تحریکیں یہ کہتی ہیں کہ خدا باپ نہیں بلکہ خدا صنفِ نازک سے متعلق ہے۔ خدا مؤنث ہے۔ خدا ماں ہے۔ لیکن اس نئی بائیبل میں خدا کے لئے "خدا ماں باپ" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

تخلیق کائنات کی کہانی کتاب پیدائش میں جہاں کہیں بنی نوع آدم (مرد) کا ذکر ہے اسے بدل کر بنی نوع انسان کر دیا ہے تاکہ لفظ مرد سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے اسے نکال کر نیوٹرل کر دیا جائے

نئے عہدنامہ میں بعض جگہ "میرے بھائیو!" کی اصطلاح آئی ہے اسے بدل کر "میرے لوگو!" کر دیا ہے۔ اور نئے عہدنامے میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر آتا ہے اس کے ساتھ ہی بریکٹ میں حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کا ذکر یوں بڑھا دیا ہے:-

"ابراہام ہمارے باپ ہیں۔ (اور سارہ اور ہاجرہ ہماری مائیں)"

مذکورہ عبارت میں "ابراہام ہمارے باپ ہیں" پہلی بائیبل میں یہی عبارت ہے لیکن اس عبارت کے ساتھ بریکٹ کا اضافہ نئی بائیبل کی اپنی اختراع ہے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ عیسائی عام طور پر حضرت ہاجرہ کو حضرت سارہ کے برابر رتبہ نہیں دیتے لیکن مذکورہ عبارت میں جو اضافہ نئی بائیبل نے کیا ہے "(حضرت) سارہ اور (حضرت) ہاجرہ جو ہماری مائیں ہیں۔" کہہ کر حضرت ہاجرہ کے مقام کی صحیح تعیین کی گئی ہے۔

حضرت ہاجرہ بادشاہ مصر (مقوقس) کی بیٹی تھیں اور یا جازت بادشاہ مقوقس حضرت سارہ کے ساتھ رہتی تھیں۔ پھر ایک زمانہ بعد حضرت ابراہیمؑ نے بمشورہ حضرت سارہ حضرت ہاجرہ سے شادی کر لی اور جب حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ میں رنجش پیدا ہوئی پھر حضرت ہاجرہ کو اور کم سن حضرت اسمٰعیلؑ کو بہ اذنِ الٰہی حضرت ابراہیمؑ نے فاران (حجاز) پہنچا دیا۔ کتاب پرشیت ریاہ جو یہود کی مذہبی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ:-

"حضرت ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تھی"

علامہ قسطلانی نے شرح بخاری جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۸۲ پر لکھا ہے (ترجمہ اردو):-

"تھا باپ ہاجرہ کا بادشاہانِ قبط سے حفی میں جو قریہ ہے مصر میں"

اور پھر جلد ۵ صفحہ ۲۷۹ پر لکھا ہے:-

"وکان ابو ھاجرۃ من ملوک القبط۔"

ترجمہ: تھا باپ ہاجرہ کا ملوکِ قبط سے

(بحوالہ ابن خلدون سیرۃ الانبیاء صفحات ۱۱۰-۱۱۱)

کتاب پیدائش۔ تخلیق کائنات کی کہانی جہاں پہلی بائیبل میں لکھا ہے:-

"اور خداوند نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اس کے لئے ایک مددگار اس کی مانند بناؤں گا۔"

(پیدائش ۱۸ : ۲)

اس عبارت کو بدل کر یوں کر دیا ہے:-

"پھر خداوند حاکم نے کہا کہ یہ اچھا نہیں کہ انسان اکیلا رہے اس لئے ہم اس کا ساتھی اس مخلوق جیسا بنائیں گے۔"

یسوع کے لئے سن (SON) یعنی بیٹا کی اصطلاح مسیحیوں میں زبان زد عام تھی کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ خدا نے اپنا بیٹا دنیا میں بھیجا وغیرہ۔ اس نئی بائیبل نے سن (SON) "بیٹے" کی اصطلاح کو نکال دیا ہے۔ اور اس طرح جو انفرادیت یسوع کو بحیثیت "خدا کا بیٹا" ہونے میں تھی اسے خود اپنے ہاتھوں ختم کر دیا ہے۔ بیٹا کی بجائے عام اصطلاح جو بائیبل میں دوسرے اچھے لوگوں کے لئے استعمال ہوتی ہے وہی یسوع کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ بائیبل میں ہے:-

"جو لوگ صلح رکھتے۔ کراتے ہیں۔ وہ سب خدا کے چلڈرن"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(یعنی بچے) ہیں۔"

پہلے اس لفظ CHILD (بچہ) کے مقابلہ پر حضرت یسوع کی منفرد فوقیت کے لئے لفظ SON یعنی بیٹا استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن اب اس نئی بائیبل میں حضرت یسوع کو بھی "خدا کا بچہ" کہا گیا ہے اور "خدا کا بیٹا" نہیں۔

اس طرح ایک بنیادی عقیدہ جس پر عیسائیوں کو بہت ناز تھا کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ اسے خود عیسائیوں نے دوسرے امن پسند اور صلح پسند لوگوں کے مساوی کر کے "خدا کا بچہ" بنا دیا ہے اور حضرت یسوع کی انفرادیت بحیثیت خدا کا بیٹا اپنے ہاتھوں اپنی روحانی کتاب سے نکال دی ہے۔

بعض پادری اس نئی بائیبل سے خوش ہوئے ہیں کہ خواتین کی تحریک کو اس نئی بائیبل سے بہت مدد ملے گی چونکہ پہلی بائیبل میں عیسائیت میں خواتین کی زبوں حالی دیدنی ہے۔ ایک پادری نے بیان کیا کہ نئی بائیبل سے اس کے چرچ کی عورتیں بہت خوش ہوئی ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکیاں بہت مسرور ہیں کہ انھیں بھی بائیبل میں جگہ مل گئی ہے۔ اور وہ بھی خدا کے بچوں میں شامل ہو گئی ہیں۔ جبکہ پہلے ترجمہ کی رو سے خدا کے بیٹوں کی اصطلاح استعمال ہوتی تھی۔

کئی پادری مضطرب و بے چین ہیں کہ کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ خدا کے کلام کو اپنی مرضی اور سمجھ بوجھ کے مطابق ڈھالے اور بعض پادری بہت نالاں ہیں کہ خدا کے کلام سے مذاق کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ نہیں کیا گیا بلکہ نئی بائیبل نے بائیبل میں بنیادی نقص پیدا کیا ہے اور مختلف فرقوں کے چرچ کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی بجائے اس نئی بائیبل نے زیادہ انشقاق اور ایک دوسرے چرچ سے زیادہ دوری پیدا کی ہے۔

امریکہ کے لوتھرن چرچ نے اس نئی بائیبل کی اشاعت پر بہت بیزاری کا اظہار کیا ہے اور بہت سے دوسرے چرچ اپنی اپنی جگہ نئی بائیبل کے بانیانہ ترجمے پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن خواتین کو خوش کرنے والے مذہبی لوگ اس بات سے بہت خوش ہیں کہ نئی بائیبل میں خدا کے لئے "خدا میری ماں خدا میرا باپ" "خدا ماں باپ" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ "خدا ماں" کی اصطلاح پر خواتین کی تنظیمیں بہت عرصے سے زور دے رہی تھیں۔ اب خواتین کی تحریک کو مذہبی طور پر تقویت ملے گی کہ بائیبل میں مرد ذات کی کوئی برتری نہیں ہے۔ اگر کہیں مرد ذات کا ذکر ہے جیسا کہ "ابراہام ہمارے باپ ہیں" تو ساتھ ہی اضافہ کر کے کہہ دیا ہے "اور سارہ اور ہاجرہ ہماری مائیں ہیں"۔ اس طرح نئی بائیبل نے عیسائی صنف نازک کا دل رکھ لیا ہے۔ اسی لئے خواتین کو خوش کرنے والے پادری نئی بائیبل سے بہت خوش ہیں کیونکہ ان کی روحانی کتاب میں خدا کے لئے مذکر کا صیغہ استعمال نہیں ہوگا بلکہ خدا کی ذات بھی "ماں باپ" میں ڈھل گئی ہے۔ جبکہ اس کے مقابل پر دوسرے پادری بہتیرا لاں ہیں کہ خدا کے کلام کو اپنی مرضی سے اپنی سمجھ کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ایک پادری نے کہا کہ کم سے کم نئی بائیبل کے منظر عام پر آنے سے یسوع کی ایک پیشگوئی تو پوری ہو گئی:۔

"اے عورت۔ میری بات کا یقین کر کہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلم میں"

(یوحنا ۴: ۲۱)

عیسائیوں کے بعض فرقے اپنے ہاں عورتوں کو پادری بنا لیتے ہیں اور ان کی قیادت میں عبادت کرتے ہیں لیکن بعض فرقے عورتوں کے پادری بننے کے حق میں نہیں۔ لیکن نئی بائیبل نے جس میں مرد۔ عورت کی تمیز مٹا دی ہے۔ عورتوں کے پادری بننے کی رکاوٹ کو بھی دور کر دیا ہے۔ لیکن ساری عیسائی عورتیں نئی بائیبل سے خوش نہیں۔ وہ اس بات پر قانع ہیں کہ خدا نے مرد کو پیدا کیا اور پھر عورت کو۔ نیز:۔

"اور مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی ہے"

(۱ کرنتھیوں ۱۱: ۹)

نیز یہ کہ:۔

"عورت بچے جنے گی اور اپنے شوہر کی اطاعت میں رہے گی"

(پیدائش ۳: ۱۶)

نیشنل کونسل آف چرچز کو اپنی اس نئی بائیبل پر بہت ناز ہے لیکن اب یہ بحث جاری ہے کہ بائیبل میں جس طرح جو چاہے تبدیلی کر دے اور بائیبل اگر خدا کا کلام ہے تو کس کو ایسا حق کیسے پہنچتا ہے کہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہے اسے بدل دے۔ دانشمند عیسائی اب کہنے لگے ہیں کہ اس طرح پتہ تو یہ چلتا ہے کہ بائیبل خدا کا کلام نہیں۔ بعض پادری اور مذہبی دلچسپی رکھنے والے بحث کر رہے ہیں کہ نئی بائیبل خدا کا کلام نہیں کیونکہ بائیبل اگر کبھی خدا کا کلام تھا تو اب ردوبدل کے ساتھ نئی بائیبل صحیح طرح خدا کا کلام نہیں رہا۔

اس طرح عیسائی اپنے ہی قول کے مطابق اپنی الہامی کتاب سے بدظنی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کی یہ بیزاری کسر صلیب کی داخلی مثال ہے۔ خدا کرے کہ بیدار مغز عیسائیوں کی توجہ خدا تعالیٰ کے محفوظ کلام ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ قرآن کریم کی طرف آئے۔ جس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور جس کلام کو خدا تعالیٰ نے قیامت تک قائم رکھنا ہے کیونکہ وہ لوح محفوظ ہے (۴۳: ۸۶) اور کیونکہ اللہ نے ہی اس قرآن پاک کو نازل کیا اور قیامت تک اس کی حفاظت کا ذمہ لیا:۔

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحفظون"
(۱۵: ۱۰)

○

جماعتہائے احمدیہ پاکستان میں جلسہ یوم حضرت اقدس کا انعقاد

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ مقامی طور پر اپنے ہاں جلسہ ہائے یوم حضرت اقدس کا انعقاد کریں اور ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کی جائیں جن جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

جماعت احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ
" " مدین (سندھ)
" " جتوئی ضلع مظفر گڑھ۔
" " چک ۳۵۴ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
" " میرپور خاص ضلع تھرپارکر
" " قصور
" " مردان
" " ریوکے ضلع سیالکوٹ
" " پنڈ دادنخاں ضلع جہلم
" " چک ۱۹۱ ۔۔ ۱۰ ضلع ملتان
" " حلقہ دارالذکر فیصل آباد
" " ٹنکلا
" " ڈرگ روڈ کراچی
" " حلقہ دارالذکر لاہور
" " چک ۱۶۶ امراد ضلع بہاول نگر
" " بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔
" " گجرات شہر۔
جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات
" " چک ۱۸۴ ۔۔ ۷ ضلع بہاول نگر
" " گولیکی ضلع گجرات۔
" " وہاڑی۔
" " کوٹلی آزاد کشمیر
" " آرام باڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
" " بستی جمال والا کھاکھی ضلع ملتان
" " نواب شاہ (سندھ)
" " ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ
" " کبیر والا ضلع ملتان
" " واہ کینٹ
" " اٹک
" " چکوال
" " رتوچھ ضلع جہلم
" " منڈی بہاؤالدین
" " مکیانہ ضلع گجرات
" " جہلم شہر
" " جھنگ صدر
" " علی پور ضلع مظفر گڑھ
" " ننکانہ صاحب
" " میانی ضلع سرگودھا
" " لجنہ اماء اللہ پی۔اے۔ایف بیس سرگودھا
" " P.A.F سرگودھا۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

مطالبات تحریک جدید۔ پہلا مطالبہ سادہ زندگی

ایک سالن

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا ..... روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی"۔

(خطبہ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۳۷ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی بیاہ سے متعلقہ بدرسوم کے خلاف جہاد

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم وصف قرآن کریم میں یہ بیان ہوا ہے۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔

(اعراف ع ۱۹)

آپ لوگوں کے بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور طوق جو انکے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتے ہیں۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرانی بدرسوم کا قلع قمع فرمایا مگر ہمارے ملک میں ہندوؤں کی بہت سی رسوم نے جگہ پکڑ لی ہے۔ جن میں سے شادی بیاہ سے متعلقہ بعض بدرسوم کے ترک کرنے کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

۱۔ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑوں کا مطالبہ

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

ا۔ "جب فیصلہ کیا جائے کہ اتنا زیور اور کپڑا لاؤ۔ تو یہ سودا ہے جس سے خوشی اور انبساط نہیں بلکہ جھگڑا پیدا ہوگا۔ پس آئندہ ہماری جماعت میں اس قسم کی باتیں قطعاً نہیں ہونی چاہئیں۔"

(خطباتِ محمود جلد سوم صفحہ ۲۷۶)

ب: شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنی میری سمجھ میں نہیں آتے۔ یہ خاوند کا کام ہے کہ اپنی بیوی کے لیے جو تحائف مناسب سمجھے۔ لائے

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۱ء بحوالہ خطباتِ محمود جلد ۳ صفحہ ۲۷۵)

ج: "مہر شریعت کے مطابق ضرور رکھو اور اتنا رکھو جو خاوند کو تکلیف میں نہ ڈالے۔ اس کے بعد اس کی مرضی پر چھوڑ دو کہ بطور تحفہ جو کچھ مناسب سمجھے خواہ زیور اور کپڑے ہزاروں لاکھوں کے لے آئے۔ اور خواہ ایک پیسہ کے بھی نہ لائے۔ اگر اسے محبت ہوگی تو وہ خود بخود بطور تحفہ اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ لائے گا۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحائف دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور دنیا میں کون ایسا عقلمند ہے جو یہ نہ چاہے کہ بیوی سے محبت ہو۔ اگر دونوں میں محبت نہ ہوگی تو اسے خود کس طرح آرام کی توقع ہو سکتی ہے۔ جو خوشی سے لانے کے لیے تیار نہیں وہ بخیل ہے۔"

(خطباتِ محمود جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

۲۔ بدعت کی تعریف: فرمایا

"بدعت وہ ہے جسے لوگ قطعی حکم نہ ہونے کے باوجود پابندی سے اختیار کریں اور وہ اسلام سے ثابت نہ ہو لیکن لوگوں کے کہنے سے اسے ضروری سمجھا جاوے۔ یہ نمائش ہوتی ہے اور اس کا اختیار کرنا اسراف میں داخل ہے اور اسراف کرنے والے کو خدا تعالیٰ نے شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء بحوالہ خطباتِ نکاح حصہ ۲ صفحہ ۲۹۹)

۳۔ جہیز اور بری کی رسوم

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

ا:۔ جہیز اور بری کی رسوم بہت بری ہیں اس لیے جتنی جلدی ممکن ہو انکی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے ..... ایسی وبا اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کر دیتی ہے اس قابل ہے کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ اچھے اچھے گھرانے اس رسم میں بہت بری طرح مبتلا ہیں ..... عام طور پر اپنی مالی حالت کو دیکھا نہیں جاتا۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بری بھی بری چیز ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق چیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے لیکن بری کا اس رنگ میں جیسے کہ اب مروج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جہیز بھی اگر کوئی دے سکے تو نہ دے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء بحوالہ خطبات النکاح حصہ ۲ صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹)

احبابِ جماعت کو گھروں میں سمجھا دینا چاہیئے کہ جہیز اور بری کی نمائش قطعاً نہ کی جاوے۔ اپنی استطاعت کے مطابق جو کچھ دیا جا سکتا ہے بغیر نمائش اور لوگوں کو دکھانے کے دیدیا جاوے۔

ب:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"اپنی استطاعت سے اگر کوئی کچھ دیتا ہے تو اچھی بات ہے لیکن جو شخص یہ معمولی چیزیں بھی دینے کی استطاعت نہیں رکھتا اور پھر زیر بار ہو کر ایسا کرتا ہے تو شریعت اسے ضرور پکڑے گی۔ کیونکہ اس نے اسراف سے کام لیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اسراف و تبذیر سے منع فرمایا ہے جیسے ارشاد ہے کہ

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا

اور اسراف کرنے والے کو شیطان کا بھائی کہا ہے لیکن اگر کوئی اپنی خوشی اور طاقت کے مطابق اس سے بہت زیادہ بھی دیتا ہے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ اگر آج ایک شخص اس قدر حیثیت رکھتا ہے کہ وہ لڑکی کو دس ہزار روپیہ دے سکتا ہے تو بے شک دے۔ اور اگر اس کے بعد اس کی حالت انقلابِ دہر کے باعث ایسی ہو جائے کہ دوسری لڑکی کو کچھ بھی نہ دے سکے تو اس میں اس پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ کیونکہ پہلی (لڑکی) کو دیتے وقت اس کی نیت یہی تھی کہ سب کو دے لیکن اب حالات بدل گئے۔"

(خطباتِ نکاح حصہ دوم صفحہ ۲۹۸-۲۹۹)

۴۔ مہر کی ادائیگی لازمی ہے

یاد رکھنا چاہیئے کہ مہر کا تقرر حسبِ حیثیت ناکح مرد اور حسبِ حیثیت منکوحہ عورت ہونا چاہیئے۔ اگر مہر زیادہ باندھا جائے اور ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو یہ بہت بڑا گناہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

أَيُّمَا رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ بِامْرَأَةٍ يَنْوِي أَنْ لَا يُعْطِيَهَا مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا مَاتَ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ زَانٍ"

(کشف الغمۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷)

یعنی جو شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اور یہ نیت رکھتا ہے کہ اسے مہر کچھ نہیں دوں گا تو جب وہ مرے گا خدا کے ہاں اس کا نام زانیوں کی فہرست میں ہوگا۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے مہر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ:۔

ا:۔ مہر دینے کے لیے ہوتا ہے دین اس قسم کی نمائش کو جو دھوکا کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لیے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں۔ اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مہر پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کر دے۔ لیکن ادا ضرور کرے ..... یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے اس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے"

(خطباتِ محمود جلد ۳ صفحہ ۲۸)

ب:۔ پھر مہر شرعی کا مسئلہ ہے ایک ایسا نکاح دیکھنے کا مجھ کو بھی اتفاق ہوا تھا خطیب صاحب نے کہا کہ مہر شرعی رکھا گیا ہے۔ میں نے پوچھا مہر شرعی کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا ۳۲ روپے ۶ آنے جو مروج ہے۔ میں نے کہا کہ کس روایت سے ثابت ہے؟ کہنے لگے یہ تو میں نہیں جانتا۔ حالانکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہؓ تک میں تھوڑے سے تھوڑا مہر بھی تھا۔ اور بڑے سے بڑا بھی، اگر ایک انگشتری دینا اور قرآن کریم کی کسی سورۃ کا حفظ کرا دینا بھی ہوتا تھا تو تیس تیس ہزار بھی مہر مقرر ہوا ہے۔"

(خطباتِ محمود جلد سوم صفحہ ۵۶)

پس ہر احمدی کو لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو مہر ادا کرے

۵۔ مہر کی تعیین

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

ا:۔ مہر طرفین کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

(خطباتِ محمود جلد سوم صفحہ ۱)

ب:۔ "نکاح آرام، راحت، سکینت اور تقویٰ اللہ کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے مگر آج کل مسلمانوں نے رسومات اور بدعات سے اسے دکھ کا موجب بنا لیا ہے۔ بڑے بڑے امراء ۳۲ روپیہ مہر مقرر کرتے ہیں اور اس کا نام شرعی مہر رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کے لیے غیر شرعی ہے اور غرباء کئی کئی ہزار مہر مقرر کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کے لیے گناہ ہے۔"

(خطباتِ محمود حصہ سوم صفحہ ۱۹)

ج:۔ اندریں حالات حضور نے مہر کے بارہ میں ایک اصولی ہدایت جماعت کو یہ فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ:-

"میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے" یعنی اگر کوئی شخص مہر کے متعلق مجھ سے مشورہ لے تو میں اسے یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو اور میرا یہ مشورہ دو وجوہ پر مبنی ہوتا ہے۔ اوّل تو اس امر پر کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ربانی جماعت احمدیہ ..... سے "الوصیت" کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے اس بنا پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی بڑی قربانی ہے کہ جس کے بدلہ میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال تک کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے بہت کافی ہے۔ بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے۔

لیکن "الوصیت" کے ارشاد کے علاوہ قرآن مجید کی ..... آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آٹھ سال بطور مہر کام کرنے کا ذکر آتا ہے۔ اور انہیں بڑھا کر دس سال بھی کام کرنے کی اجازت ہے گویا اس واقعہ میں بھی آٹھویں حصہ بلکہ دسویں حصہ کی آمد کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی قربانی سے تعبیر کیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم سورۃ القصص صفحہ ۱۸۱)

۶۔ جہیز کی نمائش

جہیز کی نمائش کرنا یعنی لوگوں کو دکھانا بھی ایک بدرسم ہے قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:-

"بجائے بڑے جہیزوں والی لڑکی اور بڑے زیور لانے والوں لڑکوں کے یہ دیکھنا چاہیئے کہ لڑکی جو گھر آئی ہے وہ مسلمان ہے اور لڑکا مسلمان ہے ورنہ بڑے بڑے زیور تباہی اور بربادی کا باعث ہو جاتے ہیں اور اس سے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور دین بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اور لوگ سود میں مبتلا ہو کر جائیدادوں کو برباد کر دیتے ہیں اور اس کی ایک جڑ یہ ہے کہ لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں اس رسم کو چھوڑنا چاہیئے۔ جب لوگ دکھاتے ہیں تو دوسرے پوچھتے ہیں۔ جب دکھانے کی رسم بند ہو گی تو لوگ پوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے۔ ہمیشہ اس بات پر جانبین کی نظر ہونی چاہیئے کہ ہمارے دین پر ہمارے اخلاق پر اس معاملہ کا کیا اثر پڑے گا۔"

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۸۵)

۷۔ نوٹوں کے ہار کی بدرسم اور مکروہ شکل

ایک اور بدرسم دوسروں کی نقل میں یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ دولہا کے گلے میں نوٹوں کے ہار ڈالے جاتے ہیں جو امارت و دولت کی فراوانی کا اظہار اور ایک اصراف کا لغو فعل ہے یہ نمائش بھی بدرسم ہے۔ اور اگر یہ تحدیث بالنعمۃ ہے تو پھر جماعت کے احباب اور عہدیداران وہ نوٹوں کا ہار ان سے لے کر مقامی چندہ میں ڈال دیا کریں۔ اس طرح یہ رسم جلد بند ہو جائے گی۔ ہاں نشان کے طور پر اگر دولہا کے گلے میں خوشبودار پھولوں کے ہار ڈالے جائیں تو یہ صحت کے لیے مفید چیز ہے اور اصراف کا گناہ بھی نہ ہو گا۔

۸۔ تصویر کھینچنا

یہ ایک لغو اور بدرسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ دولہا دلہن کی تصویر اس وقت کھینچی جاتی ہے جبکہ دوسری عورتیں بھی پاس بیٹھی ہوتی ہیں اور ان کی بھی تصویر اتارنا سخت معیوب اور گناہ ہے اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے کہ یہ بے پردگی کا ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

مولانا برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ کا ذکر خیر

از مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

مولانا برکت اللہ صاحب محمود کو ہم سے جدا ہوئے کئی ماہ گذر چکے ہیں لیکن اکثر ان کی یاد دل کو غم والم کے جذبات سے بھر دیتی ہے۔ مولانا صاحب ایک ہر دلعزیز ہنس مکھ اور بہت ہی ذہین و زیرک مربی سلسلہ تھے۔ وقف کے تقاضوں کو خوب سمجھا اور خوب نبھایا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ اپنے آپ کو مصروف رکھا اور بالآخر خدمات دینیہ بجالاتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

خاکسار سے ان کی آخری ملاقات انصار اللہ ہال کے بیرونی گیٹ پر ہوئی حسب عادت خندہ پیشانی سے ملے جلدی میں تھے کہنے لگے "یہاں انصار اللہ کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے آیا ہوں قدرے دیر ہو گئی ہے"۔ اس آخری ملاقات سے تھوڑا عرصہ بعد ہی لاہور میں ان کے المناک حادثہ کی اطلاع ملی۔ کئی دن بیہوشی کی حالت میں رہنے کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولانا برکت اللہ صاحب محمود کو پاکستان کے مختلف اضلاع میں ایک لمبے عرصہ تک مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ اپنے آخری مستقر لاہور کے علاوہ ساہیوال اوکاڑہ حیدر آباد۔ کراچی اور بالخصوص ملتان میں ایک عرصہ تک متعین رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا ایک فعال اور سرگرم شخصیت کے مالک تھے۔ ہر شخص کے کام آنا اور حتی المقدور تعاون کرنا آپ کا خاص وصف تھا جماعتی اور دینی کاموں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے ۱۹۷۴ء میں خاکسار کو پہلی مرتبہ آپ سے متعارف ہونے کا موقعہ ملا جب ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ملتان جانا پڑا۔ پھر ۱۹۷۷ء میں جب مربی سلسلہ کے طور پر حلقہ گلگشت کالونی ملتان میں خاکسار کی تعیناتی ہوئی تو مولانا صاحب کے بہت ہی قریب رہنے کا موقعہ ملا تقریباً ہر روز ہی ملاقات ہوتی اور دور سے دیکھتے ہی بازو کھول لیتے اور بغلگیر ہو جاتے ہر ملنے والے سے بہت ہی محبت اور اپنائیت سے ملتے اور ہر ممکن تعاون پیش کرتے اور ملنے والے پر اپنی ملاقات کا ایسا گہرا اثر چھوڑ جاتے کہ ملنے والے کی ساری کلفت دور ہو جاتی۔ ہر جماعتی اور دینی کاموں میں خاکسار کو ضرور شامل کرتے اور حوصلہ افزائی فرماتے۔

مولانا برکت اللہ صاحب محمود بہت خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ تقریر و تحریر دونوں میں خوب ماہر تھے۔ آپ کے تربیتی اور علمی مضامین جماعتی رسائل میں شائع ہوتے رہتے اور تقریر میں بھی بڑی مہارت تھی اور بہت عالمانہ انداز سے پر مغز تقریر کیا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں حلقہ گلگشت کالونی ملتان میں درس القرآن کا انتظام کیا جاتا تو چلچلاتی دھوپ میں بسا اوقات سائیکل پر ہی درس القرآن میں شامل ہوتے اور درس دے کر واپس چلے جاتے۔ مولانا مرحوم دینی اور جماعتی کاموں میں بہت محنت اور جانفشانی کا مظاہرہ کرتے۔ اصلاح و ارشاد کا فریضہ بہت حکیمانہ انداز میں بجالاتے۔ آپ ایک کامیاب مناظر بھی تھے۔ آپ کی گفتگو بہت دلکش اور دلائل سے پُر ہوتی اور دوسرے پر عالمانہ رعب ڈالنے کی بجائے اس کے دل کو جیتنے والی بات چیت ہوتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو قبول کرتے ہوئے بہت سے افراد کو ہدایت کی توفیق بخشی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور یہی نہیں بلکہ ہر نو احمدی کے ساتھ مولانا صاحب مستقل رابطہ رکھتے، کئی کئی دن ان کو اپنے پاس ٹھہراتے اور ان کی تربیت کرتے تھے۔ ہر طبقہ فکر و عمل کے لوگوں سے ملنا اور رابطہ رکھنا آپ کا خصوصی وصف تھا انہیں اوصاف کی بنا پر آپ ایک کامیاب اور ہر دلعزیز مربی تھے۔ آج بھی جب کبھی حسین آگاہی ملتان کا تذکرہ ہوتا ہے تو مولانا مرحوم کا ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔ اور دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر خلد بریں میں جگہ دے اور آپ کے اہل و عیال کا خود والی ہو جائے۔ آمین۔

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بیٹے عزیزم اعجاز احمد رؤف نے پنجاب یونیورسٹی کے ایم ایس سی فزکس سال اوّل کے امتحان میں ۷۰۰ میں سے ۵۵۰ نمبر حاصل کر کے مجموعی طور پر دوسری اور طلباء میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کے لیے اعزاز مبارک فرمائے اور ایم ایس سی سال دوم کا امتحان جو کہ ۱۸ اگست سے شروع ہو رہا ہے میں اس سے بھی اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(صوبیدار (ریٹائرڈ) عبدالجبار دارالبرکات ربوہ)

ایک ضروری گزارش

۔ دربارہ وقف جدید ۔

براہ کرم بچوں اور بچیوں کے چندہ وقف جدید کے ساتھ دفتر اطفال کا لفظ ضرور لکھا کریں ورنہ یہ رقم چندہ بالغان میں مدغم ہو جاتی ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری بہو مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم غیاث الدین صاحب مورخہ ۲۵ اپریل ایک بچے کو جنم دینے کے ۳ گھنٹے بعد شام ۷ بجے ۲۰ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحومہ مکرم عبدالحمید صاحب اختر اسٹیشن ماسٹر کی بیٹی تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ، بڑی ہنس مکھ اور مرنجان مرنج طبیعت کی مالک تھیں محفل کی جان متصور ہوتیں۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اپنے محلہ میں سیکرٹری ناصرات کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ اپنے خاوند کی عزت و احترام ملحوظ رکھتیں۔ وفا شعار بیوی اور بہترین بہو تھیں۔

مرحومہ کا جنازہ قریشی فضل حق صاحب نے گولبازار میں پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں دوست شامل ہوئے اور قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اور اس اچانک اور جوان موت کی وجہ سے جو قلق پیدا ہوا ہے اس کو دور فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز جو بچہ مرحومہ چھوڑ گئی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے خادم دین بنائے اور رشتہ داروں کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(حکیم محمد طفیل۔ کوئٹہ کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

• ۔ خاک رکے والد محترم جناب بابو غلام احمد صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر ۸۴ سال کی عمر میں اپنے مکان واقع سرائے سدھو ضلع ملتان میں بتاریخ ۲ مئی ۸۴ء ۲½ بجے بعد دوپہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہمارے اعزہ اسی روز انکی میت بذریعہ ویگن ربوہ لائے اور اگلے روز صبح ۱۱½ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کی اقتداء میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور دیگر کارکنان و واقفین اور احباب نے نماز جنازہ ادا کی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے دعا کروائی۔

خاک رکے علاوہ ابا جان کی کوئی اولاد نہیں محلہ کے تمام احباب نے تجہیز و تکفین اور میت کو دارالضیافت پہنچانے میں پُرخلوص تعاون کیا اور تمام مرد و زن نے ہم سے ہمدردی اور غمخواری کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہن بھائیوں کو نیک بدلہ دے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کا متکفل و متولی ہو۔ آمین (محمد منور مربی سلسلہ)

• ۔ میرے خسر محترم حضرت شیخ محمد اسحٰق صاحب جو شیخ مسعود احمد رشید صاحب و شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب مرحوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے بھائی اور حضرت صوفی مولا بخش صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ مورخہ ۲۹/۴/۸۴ بروز اتوار بوقت ۱½ بجے شب میو ہسپتال لاہور میں ۹۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دین کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے پابند صوم و صلوٰۃ تہجد اور تلاوت کلام پاک میں باوجود پیرانہ سالی کبھی ناغہ نہ ہونے دیا۔ ایک دعا گو بزرگ تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے شیخ عثمان احمد، شیخ محمد نعمان اور ایک بیٹی سکینہ راحت ایاز جو خاک رکی اہلیہ ہے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔ (محمد منظور احمد خان ایاز گنج مغلپورہ لاہور)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے۔ ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

(وکیل المال اوّل)

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

(جماعت احمدیہ لاہور قسط ۵)

۱۰۲	مکرم میاں خالد محمود صاحب	بھاٹی گیٹ لاہور	۵۱۰/-
۱۰۳	" " محمود "	" "	۵۱۰/-
۱۰۴	" " طارق محمود "	" "	۵۱۰/-
۱۰۵	" " شفقت محمود "	" "	۵۱۰/-
۱۰۶	" " عباس علی "	" "	۶۰۰/-
۱۰۷	" رانا عبدالستار "	ٹاؤن شپ	۵۶۰/-
۱۰۸	محترمہ قدسیہ شریف منجوعہ "	چھاؤنی جنوبی	۶۵۰/-
۱۰۹	" بیگم صاحبہ میجر منیر احمد "	مرحوم منجانب میجر صاحب چھاؤنی جنوبی	۵۱۵/-
۱۱۰	مکرم میاں عظیم احمد "	چھاؤنی شمالی	۵۰۰/-
۱۱۱	" محمد الیاس خان "	دارالذکر	۵۰۰/-
۱۱۲	" شیخ مبارک احمد "	پانی تی دہلی گیٹ	۷۹۷/-
۱۱۳	" " محمد اسحٰق "	ودھاون راج گڑھ	۵۰۰/-
۱۱۴	" قاضی طاہر احمد "	"	۷۰۰/-
۱۱۵	" چوہدری محمد انور صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	رحمٰن پورہ	۵۲۵/-
۱۱۶	" شیخ طاہر احمد صاحب منیر	"	۵۰۰/-
۱۱۷	" " ناصر احمد منیر صاحب	"	۵۰۰/-
۱۱۸	" " نصیر احمد صاحب	سمن آباد	۶۰۰/-
۱۱۹	" قریشی محمد یونس صاحب	"	۶۵۰/-
۱۲۰	" حبیب احمد خان صاحب	سنت نگر	۶۷۵/-
۱۲۱	" چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	"	۶۷۰/-
۱۲۲	" " الطاف حسین صاحب	"	۵۰۱/-
۱۲۳	" رفیق احمد ثاقب صاحب	"	۵۱۰/-
۱۲۴	" تیمور احمد صاحب چغتائی	"	۵۰۱/-
۱۲۵	" مجیب الرحمٰن درد صاحب	سول لائنز	۵۲۵/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

دربارہ زکوٰۃ

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قطّ الّا اھلکتہ۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے الحمد للہ کہ جماعت کے اکثر صاحب نصاب احباب و خواتین جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے۔ بڑی باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنی واجب الادا زکوٰۃ از خود ادا کر دیتے ہیں۔ مگر ابھی تک کئی ایسے احباب بھی ہیں جن سے غفلت ہو جاتی ہے۔ صاحب نصاب احباب و خواتین سے التماس ہے کہ اپنی زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیلی تنظیموں سے
مقدس امام ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو کے تحریک جدید کے اعلان پر فرمایا:۔
"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں۔ دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں پر ارتعاش پیدا کر دے۔"

پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(وکیل المال اوّل ربوہ)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان:

جرمنی سے۔ مکرم منصور احمد صاحب مربی انچارج نے اطلاع دی ہے کہ حسب ذیل مخلصین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی صف دوم میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

مکرم امجد اقبال صاحب	۳۶۰ مارک	مکرم نعیم الدین صاحب	۲۰۰ مارک
محترمہ خالدہ ادریس صاحبہ	۳۱۰ "	" حبیب اللہ "	۲۰۰ "
مکرم محمد ریاض صاحب	۳۰۰ "	" سلطان احمد اٹھوال "	۲۰۰ "
" شیخ رفیق احمد "	۳۰۰ "	" نورالدین چوہدری "	۲۰۰ "
" شریف احمد "	۲۶۰ "	" رفیق احمد صاحب	۲۰۰ "
" سلطان احمد طاہر "	۲۵۰ "	" ثناء اللہ کاہلوں "	۲۰۰ "
محترمہ امۃ القیوم احمد صاحبہ	۲۵۰ "	" وسیم احمد صاحب	۲۰۰ "
" پروین فضل صاحبہ	۲۱۰ "	" رائے شہادت علی "	۲۰۰ "
مکرم شاہد کلیم صاحب	۲۱۰ "	مکرمہ عائشہ علی صاحبہ	۲۰۰ "
" خان زاہد صاحب	۲۰۰ "	مکرم بشارت احمد صاحب	۲۰۰ "
" منور احمد اختر "	۲۰۰ "	" شاہد احمد صاحب	۲۰۰ "
" ظہیر احمد صاحب	۲۰۰ "		

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ آج کل سخت بیمار ہیں معالجین نے فالج کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین!

مرزا اعجاز الرحمٰن ابن
(مرزا الطاف الرحمٰن صاحب) ۱۰/۵
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

لاہور اور راولپنڈی کیلئے
ایئر کنڈیشنڈ ویگنوں میں آرام دہ سفر کے لیے
نیو خان روڈ رنرز سے رجوع فرمائیں
المصور ایجنسی گول بازار ربوہ فون P.P 555

چہرہ کی کیورز

اردو نام / INTERNATIONAL NAME	
کیل چہرہ کیور	Acne Cure
بھورے داغ کیور	Brown Spots Cure
سیاہ داغ کیور	Black Spots Cure
کمی خون کیور	Anemia Cure
تل کیور	Moles Cure
جھریاں کیور	Wrinkles Cure
موٹے روئے زنانہ کیور	False Hair Cure
جلدی امراض کیور	Skin Cure
کیور ٹیو ویزلین	Curative Vaseline

ریزانی آئیٹم ملک بھر کے دوا فروشوں سے جس پر مفت

کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: میسرز میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دار الشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممتا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون ملکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

خوشخبری
اہالیان ربوہ کی خدمت میں ہم ہول سیل نرخوں پر مرغیوں کی ادویات، خوراک اور ایک روزہ چوزے پیش کرتے ہیں۔ نیز انڈہ بھی فیصل آباد کے ریٹ پر حاصل کریں
عمران اینڈ برادرز
نزد مدینہ ٹینٹ سروس۔ ریلوے کراسنگ
ربوہ

نہایت پختہ اور اعلیٰ اینٹ کیلئے
رابطہ
عظیم سنز سیمنٹ سٹاکسٹ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ:

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر:- نعیم احمد کھوکھر

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ